مذاکرہ

دینی مدارس کا نظامِ تعلیم

مرتبہ: خرم مراد

نئی صلیبی جنگ، دینی مدارس کے دروازوں پر (مئی ۹۵) میں ہم نے مدارس کے خلاف حکومت پاکستان اور مغربی حکومتوں کی مہم اور اس کے اسباب کا مختصر جائزہ پیش کیا تھا۔ ملت کی طرح مدارس بھی ابھی بر اس معرکہ آرائی کے لیے تیار نظر نہیں آتے۔ ہر دردمند صاحبِ نظر جانتا ہے کہ دونوں ایک زبردست قوتِ اجتہاد و جہاد کے ذریعے اصلاح تغیر و تبدل اور تعمیرِ نو کر کے ہی اس معرکے میں کامیابی کی توقع کر سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے 'مدارس میں تغیر و اصلاح کے موضوع پر ہم قدیم و جدید علما و مفکرین کے افکار کو ایک مذاکرے کی صورت میں مرتب کر کے قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ یہ اعتراف ضروری ہے کہ مختصر سے صفحات میں ایک مذاکرہ جامع نہیں ہو سکتا' اور یہ بھی کہ اس مذاکرے میں بیش تر بحث کا محور نصابِ تعلیم ہے' جبکہ نظامِ تعلیم کے دوسرے پہلو بھی اہم ہیں۔ (مدیر)

۱۔ مولانا قاسم نانوتوی: ترجمانی 'سید مناظر احسن گیلانی' سوانح قاسمی، ج ۲

حد سے زیادہ تاریک اور مہیب مستقبل کا' جس سے اچانک سرزمینِ ہند میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت دوچار ہو گئی تھی' مقابلہ کرنے کے لیے جو میدان میں اترا تھا' وہ جو کچھ ہو سکا کر گزرا۔ یوں اسلامی ہند کی تاریخ میں ایک مستقل دینی و علمی تحریک کی بنیاد پڑ گئی۔ اپنے بانی کے نام کی نسبت سے اس کی تعبیر چاہیے کہ "قاسمیت" کے نام سے کی جائے۔

دینی تعلیم کا مستقل نظام' اس تحریک کا سب سے زیادہ نمایاں پہلو ہے' جس کی بنیاد دارالعلوم دیوبند پر قائم ہے۔ مگر جس تعلیمی نظام سے مغرب نے دنیا کو روشناس کرایا ہے' اس میں سے جماعت بندی' امتحان' خصوصاً تحریری امتحان' طلبہ کی حاضری کے رجسٹر اور از قبیل دوسرے لوازم و خواص کے ایک بڑے حصے کو اس دارالعلوم میں نہ صرف قبول کر لیا گیا ہے بلکہ پوری قوت و احتیاط کے ساتھ